سلسلۂ مکاتیب حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

انتخاب وترتیب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

مولانا بدرِ عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا المحترم دام مجدھم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

حج بیت اللہ مبارک، زیارتِ مدینہ منورہ مبارک۔

خوب گئے اور خوب آئے، نہ جانے کی خبر ہوئی نہ آنے کی! بہر حال اگر دوستوں کی فہرست میں یاد نہ آئی ہوگی تو جمیع المسلمین والمسلمات کے لیے دعواتِ مستجابہ سے مایوس نہیں ہوں:

بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بس است

آپ کے پیچھے پیچھے فتن کی تیرہ وتاریک گھٹائیں خدا کی نافرمان زمین پر آئیں اور آپ کی آمد سے پہلے پہلے برس کر چلی گئیں، جن کے دردناک اور عبرت ناک قطرات خون کی شکل میں آپ نے بھی مشاہدہ کرلیے ہوں گے۔ ایک طرف ان فتنوں کی یورش، دوسری طرف علمی مشاغل کا ہجوم اس طرح گھیرے ہوئے تھا کہ نہ قلم اُٹھانے کی طاقت تھی، نہ رکھنے پر صبر آتا تھا۔ آج کل بھی مصروفیت کا یہ عالم ہے کہ جس وقت سے آپ کی زیارتِ بیت سے واپسی کی اطلاع موصول ہوئی ہے، کبھی ایسا نہیں ہوا کہ مبارک باد پیش کرنے کا عزم نہ کیا ہو، اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ یہ عزم پورا ہوسکا ہو۔

آج میرٹھ جارہا ہوں، سانس لینے کی فرصت مل گئی ہے اور اس.... فرصت میں ریل میں بیٹھا بیٹھا یہ چند سطریں گھسیٹ رہا ہوں، وہ وقت اب بہت قریب ہے جب کہ میرے خیالاتِ پریشان کتاب کی مرتب شکل میں آپ کے سامنے آجائیں۔ کمزور بہت ہوں اور قدم اونچا اُٹھایا ہے، خدا نہ کرے کہ

کسی کھائی میں جا گرا ہوں ۔ دعا کیجیے کہ بہت محتاج ہوں اور آپ گناہ بخشوا کر تازہ تازہ آرہے ہیں ۔ والد ماجد کی خدمت میں بھی سلامِ ادب اور درخواستِ دعا ۔

محمد بدرِ عالم

مولانا بدرِ عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

بندہ محمد بدرِ عالم ، بہاول نگر ، شنبہ

ذوالمجد و الکرم مولانا المکرم دام فضلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ملفوف گو بدیر ملا ، مگر خدا کا شکر ہے کہ مل گیا ، ایں غنیمت است ۔ بندہ ایک طویل سفر سے حال میں واپس ہوا ، اس سفر میں پشاور بھی گیا تھا ، بحمدہٖ تعالیٰ سب بعافیت ہیں ، ’’**ترجمان السنۃ**‘‘ کی تالیف تکوینی طور پر ہو رہی ہے ، اسبابِ مساعدت کا یہ عالم ہے کہ کسی کتاب کا نسخہ پاس نہیں ، صرف فضلِ ایزدی ، افسردہ طبیعت اور فرسودہ دماغ ساتھ ہے ، کوئی خاص جائے قیام مقرر نہیں : ’’**فیومًا بحزوی و یومًا بالعقیق**‘‘ ؟؟؟ کا سماں بندھا ہوا ہے ، معاشی صورتیں ایک دو نہیں کئی کئی سامنے ہیں ، لیکن طبیعت کا سانچہ اب بدل چکا ہے ، وہ کسی قالب میں نہیں ڈھلتا ۔ زمین کی حقیقت صرف مٹی ہے ، وہ بڑی دردسری اور مشغولی کا متقاضی ہے ، میری حالت یہ ہے کہ میں اس کو جاکر جھانکتا تک نہیں ، پھر اتنی عارضی ہے کہ اس طرف نظر اُٹھانا اضاعتِ وقت ہے ۔ جن احباب سے توقع ہو سکتی تھی اور یہ استحقاق ہو سکتی تھی ان کو اپنی گزشتہ فیاضیاں ہی معاصی نظر آرہی ہیں ، اور وہ خود ہم سے ایثار کے متوقع بیٹھے ہوئے ہیں ، جن کے سامنے چھوٹی موٹی خدمات ہیں ، جب ان کا یہ حال ہے تو جن کے سامنے اب تک کچھ خدمات بھی نہیں ، ان سے کیا توقع ؟ لیکن الحمد للہ کہ ’’إِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ‘‘ یہ جملے بے ساختہ اس لیے نکل گئے کہ آپ نے جن سہولتوں کا اندازہ لگایا ہے ، شاید وہ جناب ہی کو زیادہ میسر ہوں گی ، اس سے زیادہ کیا ؟!

ایک بیش بہا کتب خانہ ہمہ وقت سامنے ہے ، حاجی محمد صاحب کا کتب خانہ کراچی میں ہے ، اور میں بہاول نگر ، پھر میرے گھر سے دو میل کی مسافت پر اور اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ ایک غیر مرتب ڈھیر تھا ، جس کو ہاتھ لگانا بھی مشکل تھا ، ممکن ہے اب مرتب ہو گیا ہو ۔ تلافی کا مطلب اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ : ’’**تہادوا تحابوا**‘‘ فعل میں اشتراک کا مطالبہ کرتا ہے ، بہت اچھا اگر عالم کا ہدیہ بھی منظور نہ ہو تو کس کا ہوگا ؟! لیکن اس میں اتنے زیرِ بار نہ ہوں ..... صاحبان کی خدمت میں سلام مسنون ۔ فقط

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....